13822 ـ بغير عذر بیٹھ کر نماز ادا کرنا

سوال

میں ایك عمارت میں ملازمت كرتا ہوں جہاں میرے علاوہ كئی صد ملازمین ملازمت كرتے ہیں، میں شام كو گھر جا كر تاخیر سے نمازیں ادا كرنے سے اجتناب كرنے كے لیے یہ كام كرتا ہوں كہ: آرام كے اوقات میں اپنی گاڑی میں جا كر ڈرائیور سیٹ پر بیٹھ كر نماز ادا كر لیتا ہوں، اور ركوع كے لیے تھوڑا سا جھك جاتا ہوں، اور سجدہ كرتے وقت سر كو نیچا كرنے میں مبالغہ سے كام لیتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

فرضی نماز میں قیام (كھڑے ہو كر نماز ادا كرنا) نماز كے اركان میں سے ایك ركن ہے، اور بغیر عذر اس كا ترك كرنا جائز نہیں، صرف بیماری یا شدید خوف كی وجہ سے عاجز ہونے كی بنا پر ترك ہو سكتا ہے.

چنانچہ اگر كوئی شخص عمدا اور جان بوجھ كر قیام ترك كرتا ہے تو اس كی نماز باطل ہو جائیگی، اس سے یہ واضح ہوا كہ آپ كے لیے بیٹھ كر نماز ادا كرنا جائز نہیں، كیونكہ آپ كے پاس كوئی شرعی عذر نہیں ہے، اور بیٹھ كر آپ كا نماز ادا كرنا صحیح نہیں، اس كی دلیل بخاری وغیرہ كی درج ذیل حدیث ہے:

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ مجھے بواسیر كا مرض تھا چنانچہ میں نے رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز كے متعلق دریافت كیا تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نماز كھڑے ہو ادا كرو، اور اگر استطاعت نہیں تو بیٹھ، اور اگر استطاعت نہیں تو پہلو كے بل "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1117).

نماز میں قیام كی مزید تفصیل دیكھنے كے لیے آپ سوال نمبر (13340) كے جواب كا مطالعہ كریں.

جب آپ كے لیے یہ واضح ہو گیا؛ تو آپ یہ علم میں ركھیں كہ آپ كے لیے نماز میں تاخیر كرنی بھی جائز نہیں، بلكہ ہر نماز اس كے شرعی طور پر محدود وقت میں ادا كرنا واجب ہے، كیونكہ اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

یقینا مؤمنوں كے لیے وقت مقررہ پر نماز ادا كرنی فرض كی گئی ہے النساء (103).

اس لیے آپ نماز وقت کے اندر کسی مناسب اور پاك صاف جگہ پر کھڑے ہو کر ادا کرنے کی کوشش کریں، اور یہ شریعت اسلامیہ کی آسانی میں شامل ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے امت محمدیہ کو یہ خصوصیت بخشی ہے کہ وہ کسی بھی پاك صاف جگہ پر نماز ادا کر سکتی ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مجھے پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے انبیاء کو نہیں دی گئیں، ایك ماہ کی مسافت پر رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے، اور میرے لیے ساری مسجد پاکیزہ اور طاہر بنائی گئی ہے، اور میری امت کے کسی شخص کو بھی جہاں نماز کا وقت ہو وہیں نمازادا کرلے، اور میرے لیے غنیمت حلال کي گئی ہے مجھ سے قبل کسی کے لیے بھی حلال نہ تھی، اور مجھے شفاعت دی گئی ہے، اور پہلے نبی خاص کر اپنی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا، لیکن میں سب لوگوں کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (335).

اس لیے اگر آپ کے قریب مسجد جہاں آپ نماز باجماعت ادا کر سکیں تو آپ کے کسی بھی پاك اور طاہر جگہ پر نماز ادا کرنی جائز ہے، صرف ان قلیل سی جگہوں پر نماز ادا کرنی جائز نہیں جہاں شریعت نے نماز ادا کرنی حرام کی ہے، مثلا قبرستان، اور غصب کردہ زمین اور بیت الخلاء وغیرہ .

واللہ اعلم .